# چہل حدیث

مرتبہ:

محی الدین کاظم

جامعہ جعفریہ پورے والا ضلع وہاڑی

نام کتاب : چہل حدیث
مرتبہ : مولانا محی الدین کاظم
اشاعت اوّل: اگست ۱۹۹۰ء
قیمت : ۴ روپے
ناشر: جامعہ جعفریہ،
بوریوالہ ضلع وہاڑی
ملنے کا پتہ : ضلعی دفتر جعفریہ کونسل
شاپ ۴ میجر پلازا
امام بارگاہ مارکیٹ - جی ۹/۲
اسلام آباد

# جامعہ جعفریہ کا مختصر تعارف

> تعلیم و تربیت میں سستی اسلام سے خیانت ہے (امام خمینیؒ)

لادینیت، گمراہی، فحاشی، بدعملی کے سیلاب کو روکنے کیلئے سرزمین بوریوالہ ضلع وہاڑی کے مومنین کی وقت کی ضرورت جانتے ہوئے ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس دینی و مذہبی ادارے کا سنگِ بنیاد نمائندہ ولی فقیہ قائدِ ملتِ جعفریہ پاکستان شہید علامہ عارف حسین الحسینیؒ نے ۱۲ فروری ۱۹۸۵ء کو اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔ مدرسہ کیلئے چوہدری فدا حسین خان ایڈووکیٹ نے قطعہ اراضی وقف کیا۔ مدرسہ کا ٹرسٹ بن چکا ہے اور تعلیم کا آغاز بھی ہو چکا ہے۔ مدرسہ آپ سے دو طرح کی مدد کا طالب ہے:۔

۱۔ ذہین ہونہار طالب علم مدرسہ میں بھیجیں تاکہ تعلیم و تربیت، علم و عمل سے سرشار ہو کر مذہب و ملت کی خدمت کر سکیں۔

۲۔ واجبات، حقوق شرعیہ اور امور مالی کے ذریعے مدرسہ کو مضبوط کریں۔

یہ مدرسہ جہاں آپ کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا کفیل ہے وہاں دیگر مذہبی و دینی ضروریات بھی پوری کرے گا۔

# اراکین ٹرسٹ

## مستقل :-



## غیر مستقل :-

# جامعہ جعفریہ کے مقاصد

- علوم محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کی ترویج و اشاعت۔
- ملّتِ اسلامیہ میں اتحاد و رواداری کی فضا کو فروغ دینا۔
- عالمِ انسانیت کو اسلام کی حقیقی روح سے روشناس کرانا۔
- دشمنانِ اسلام کی مذموم و مکروہ سازشوں کو بے نقاب کرنا۔
- صحیح اسلامی معاشرے کی تشکیل اور اسلام کی سربلندی کے لئے صالح، باعمل اور مجاہد و مبارز علماء پیدا کرنا۔
- تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے پلیٹ فارم سے عالمگیر اسلامی انقلاب کے لئے نمایاں خدمات سرانجام دینا۔

ہم پروردگار کے حضور دعاگو ہیں کہ وہ ذاتِ احدیت بحق معصومینؑ اپنے فضل و کرم سے ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس عظیم دینی درسگاہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں۔

امام خمینیؒ کے نائب، رہبرِ اسلام آیت ا... خامنہ ای اور شہید راہ اسلام علامہ سید عارف حسین الحسینیؒ کے جانشین حجت الاسلام والمسلمین علّامہ سید ساجد علی نقوی مدظلہ العالی کی طول عمر کی دعا کے ساتھ۔

سید زین العابدین ترمذی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُن دوستوں کے نام!

جو

امام صادق علیہ السلام

کے

اِس فرمان

"بَادِرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالْحَدِیْثِ قَبْلَ اَنْ یَسْبِقَکُمْ اِلَیْہِمُ الْمُرْجِئَۃُ ط"

(کافی، ج ۶، ص ۴۷)

"اپنی اولاد کو احادیث جلدی یاد کراؤ کہیں تمہارا دشمن تُم سے سبقت نہ لے جائے اور وہ انہیں اپنی طرف مائل کر لے"۔

کو

اپنی زندگیوں میں نافذ کرنا چاہتے ہیں۔

محی الدین کاظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ قَالَ الصَّادِقُ (علیہ السلام):
حَدِيْثٌ تَدْرِيْهِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفٍ تَرْوِيْهِ وَلَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ فَقِيْهًا حَتّٰى يَعْرِفَ مَعَارِيْضَ كَلَامِنَا....

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا:
ایک حدیث کا سمجھنا ایسی ہزار حدیثوں کے نقل کرنے سے بہتر ہے جن کو آدمی نہ سمجھتا ہو۔ تم میں کوئی شخص فقیہ نہیں ہو سکتا جب تک ہمارے کلام کے مخالف کلام کو نہ سمجھے۔

۲۔ قَالَ عَلِیٌّ (علیہ السلام):
اَوَّلُ الدِّيْنِ مَعْرِفَتُهٗ وَ كَمَالُ مَعْرِفَتِهِ التَّصْدِيْقُ بِهٖ وَكَمَالُ التَّصْدِيْقِ بِهٖ تَوْحِيْدُهٗ.

امام علی علیہ السّلام نے فرمایا:
دین کی ابتدا پروردگار کی معرفت ہے اور کمالِ معرفت اس کی تصدیق ہے اور کمالِ تصدیق اس کو ایک ماننا ہے۔

۳۔ قَالَ عَلِیٌّ (علیہ السلام):
اِعْلَمُوْا اَنَّ اِكْمَالَ الدِّيْنِ،

امام علی علیہ السّلام نے فرمایا:
جان لو! دین کی تکمیل (اس کا)

---

۱۔ بحار الانوار، ج ۲، ص ۲۸۴۔
۲۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۔
۳۔ تحف العقول، ص ۱۴۱۔

طَلَبُ الْعِلْمِ وَالْعَمَلُ بِہٖ۔

علم حاصل کرتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں ہے

۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم):
اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ اَخْلَاقًا وَاَلْطَفُھُمْ بِاَھْلِہٖ۔

رسولِ اکرم (صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے فرمایا:
کامل الایمان مؤمنین وہ ہیں جن کا اخلاق سب سے عمدہ اور جو اپنے اہل وعیال پر سب سے زیادہ مہربان ہوں۔

۵۔ قَالَ عَلِیٌّ (علیہ السّلام):
لَا تَطْمَعْ فِیْمَا لَا تَسْتَحِقُّ۔

امام علی (علیہ السّلام) نے فرمایا:
جس چیز کے تم اہل نہیں ہو اسکی تمنّا نہ کرو۔

۶۔ قَالَ اَبُوْ جعفر (علیہ السّلام):
یُحْفَظُ الْاَطفَالُ بِصَلَاحِ اٰبَائِھِمْ

امام محمّد باقر (علیہ السّلام) نے فرمایا:
والدین کی تربیت و اصلاح کے ذریعہ بچوں کی (بُری صفات سے) حفاظت کی جائے۔

۷۔ قَالَ عَلِیٌّ (علیہ السّلام):
فَحَقُّ الْوَالِدِ عَلَی الْوَلَدِ اَنْ

امام علی (علیہ السّلام) نے فرمایا:
باپ کا فرزند پر یہ حق ہے کہ وہ

---

۴۔ محجۃ البیضاء، ج ۳، ص ۹۸۔

۵۔ نہج البلاغۃ۔

۶۔ بحار، ج ۱۵، ص ۱۷۸۔

۷۔ نہج البلاغۃ۔

يُطِيْعَهُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَحَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ اَنْ يُحْسِنَ اسْمَهُ وَ يُحْسِنَ اَدَبَهُ وَ يُعَلِّمَهُ الْقُرْاٰنَ.

سوائے اللہ کی معصیت کے ہر بات میں اس کی اطاعت کرے اور اولاد کا والد پر حق یہ ہے کہ اس کا اچھا نام تجویز کرے، اچھی تربیت کرے اور قرآن مجید کی تعلیم اسے دے۔

۸۔ قَالَ عَلِیٌّ (علیہ السلام):
اِتَّقُوْا مَعَاصِيَ اللّٰهِ فِي الْخَلَوَاتِ فَاِنَّ الشَّاهِدَ هُوَ الْحَاكِمُ.

امام علی (علیہ السلام) نے فرمایا:
تنہائیوں میں اللہ کی مخالفت کرنے سے ڈرو کیونکہ جو گواہ ہے وہی حاکم ہے۔

۹۔ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم):
مَا حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ؟
قَالَ: لَا يُسَمِّيْهِ بِاسْمِهٖ وَلَا يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا يَجْلِسُ قَبْلَهُ وَلَا يَسْتَسِبُّ لَهُ.

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پوچھا گیا:
اولاد پر باپ کا کیا حق ہے؟ آپ (ص) نے فرمایا: باپ کو اس کے نام سے نہ پکارے، اس کے آگے نہ چلے، اس سے پہلے نہ بیٹھے اور ایسا کام نہ کرے جس سے لوگ اس کے والد کو گالی دیں۔

۱۰۔ قَالَ الصَّادِقُ (علیہ السلام):
اَلشَّيْخُ فِيْ اَهْلِهٖ كَالنَّبِيِّ

امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا:
بوڑھا اپنے اہل و عیال میں ایسے

۸۔ نہج البلاغۃ الحکم ۳۲۴ ۔ ۹۔ اصول کافی، ج ۲ ص ۱۵۹ ۔ ۱۰۔ لئالی الاخبار ص ۱۸۱۔

فِیْ اُمَّتِہٖ.

ہے جیسے نبی اپنی اُمّت میں.

۱۱۔ قَالَ اَبُوْ جعفر (علیہ السّلام)

امام محمد باقر (علیہ السّلام) نے فرمایا:

قَالَ مُوْسٰی یَارَبِّ اَیُّ عِبَادِكَ اَبْغَضُ اِلَیْكَ؟ قَالَ: جِیْفَۃٌ بِاللَّیْلِ بَطَّالٌ بِالنَّھَارِ.

موسیٰ (علیہ السّلام) نے عرض کی: اے میرے ربّ تیری نظر میں بندوں میں تجھے سب سے زیادہ ناپسند کون ہے؟ فرمایا: جو رات کو مردہ کی طرح (سو جائے) اور دن کو بیکار رہو.

۱۲۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم)

رسول اکرم (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) نے فرمایا:

جَاھِدُوْا اَھْوَائَكُمْ تَمْلِكُوْا اَنْفُسَكُمْ.

اپنی خواہشات کے ساتھ جہاد کرو اپنے نفس کے مالک بن جاؤ گے.

۱۳۔ قَالَ عَلِیٌّ (علیہ السّلام)

امام علی (علیہ السّلام) نے فرمایا:

جِھَادُ الْمَرْاَۃِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ.

عورت کا جہاد شوہر کی تابعداری ہے.

۱۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم):

رسول اکرم (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) نے فرمایا:

اَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ

تمام لوگوں سے کمزور اور عاجز وہ

۱۱۔ سفینۃ البحار، ج ۲، ص ۶۲۴ (نوم) ۱۲۔ تنبیہ الخواطر، ص ۲۶۲.
۱۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰، ص ۹۹. ۱۴۔ میزان الحکمۃ

الدُّعَآءِ وَ اَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ۔

شخص ہے جو دعا سے بھی عاجز ہو اور تمام لوگوں سے بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی بخل کرے۔

۱۵۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلّی اللّٰه علیه و اٰله وسلّم):
ثَلَاثَةٌ يَشْفَعُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَيُشَفَّعُوْنَ اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ

رسول اکرم (صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم) نے فرمایا:
تین قسم کے افراد پروردگار کے حضور شفاعت کریں گے اور پروردگار ان کی شفاعت کو قبول فرمائے گا، انبیاء پھر علماء پھر شہداء۔

۱۶۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلّی اللّٰه علیه و اٰله وسلّم):
لَا تَنَالُ شَفَاعَتِيْ مَنِ اسْتَخَفَّ بِالصَّلٰوةِ وَ لَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ لَا وَاللّٰهِ۔

رسول اکرم (صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم) نے فرمایا:
جو شخص نماز کو سبک سمجھے گا اسے میری شفاعت نصیب نہیں ہو گی، اور نہ ہی وہ حوضِ کوثر تک میرے پاس پہنچے گا۔ اللہ کی قسم نہیں پہنچے گا۔

۱۷۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلّی اللّٰه علیه و اٰله وسلّم)

رسولِ اکرم (صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم) نے فرمایا:

---

۱۵۔ بحار الانوار، ج ۳، ص ۲۹۹۔ ۱۶۔ ایضاً: ج ۸۴، ص ۲۴۱۔
۱۷۔ ایضاً: ج ۷۱، ص ۷۷۔

اَلصَّبْرُ ثَلَاثَۃٌ، صَبْرٌ عَلَی الْمُصِیْبَۃِ صَبْرٌ عَلَی الطَّاعَۃِ وَ صَبْرٌ عَنِ الْمَعْصِیَۃِ۔

صبر تین قسم کا ہے:
(i) مصیبت پر صبر،
(ii) اطاعتِ خدا پر صبر، اور
(iii) معصیتِ خدا سے صبر۔

۱۸۔ قَالَ عَلِیٌّ (علیہ السلام): شَیْئَانِ لَا یَعْرِفُ فَضْلَهُمَا اِلَّا مَنْ فَقَدَهُمَا، اَلشَّبَابُ وَ الْعَافِیَۃُ۔

امام علی (علیہ السلام) نے فرمایا:
دو چیزوں کی قدر وہی جانتا ہے جس نے یہ دونوں کھودی ہوں:
(i) جوانی، اور
(ii) صحت۔

۱۹۔ قَالَ الصَّادِقُ (علیہ السلام): اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَبْعَثْ نَبِیًّا اِلَّا بِصِدْقِ الْحَدِیْثِ وَ اَدَاءِ الْاَمَانَۃِ۔

امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو دو چیزوں کی ماموریت (ذمہ داری) دیکر بھیجا:
(i) گفتگو میں سچ، اور
(ii) امانت کی ادائیگی۔

۲۰۔ قَالَ عَلِیٌّ (علیہ السلام): اِذَا اَمْلَقْتُمْ فَتَاجِرُوا اللّٰہَ

امام علی (علیہ السلام) نے فرمایا:
جب تنگ دست ہو جاؤ تو صدقہ

---

۱۸۔ فہرستِ غرر، ص ۱۴۰۔ ۱۹۔ سفینۃ البحار، ج ۲، ص ۱۸۔
۲۰۔ نہج البلاغہ، الحکم ۲۵۸۔

بالصَّدَقَةِ.

کے ذریعہ اللہ سے تجارت کرو.

۲۱۔ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم):

مَا کَرِهْتَهُ لِنَفْسِكَ فَاكْرِهْهُ لِغَيْرِكَ وَمَا اَحْبَبْتَهُ لِنَفْسِكَ فَاَحِبَّهُ لِاَخِيْكَ....

رسولِ اکرم (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) نے فرمایا:

جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو وہی غیر کے لئے ناپسند کرو اور جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو.

۲۲۔ قَالَ عَلِیٌّ (علیہ السلام):

اَلْعَاقِلُ اِذَا سَكَتَ فَكَّرَ وَ اِذَا نَطَقَ ذَكَرَ وَ اِذَا نَظَرَ اِعْتَبَرَ.

امام علی (علیہ السلام) نے فرمایا:

عقلمند جب خاموش ہوتا ہے تو فکر کرتا ہے، جب بولتا ہے تو ذکر کرتا ہے، جب دیکھتا ہے تو عبرت حاصل کرتا ہے.

۲۳۔ قَالَ الصَّادِقُ (علیہ السلام):

اَعْرِفُوْا مَنَازِلَ شِيْعَتِنَا بِقَدْرِ مَا يُحْسِنُوْنَ مِنْ رِوَايَاتِهِمْ عَنَّا.

امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا:

ہمارے شیعوں کا مقام ان کے اس علم کے ذریعہ پہچانو جو وہ ہماری روایات کا رکھتے ہیں.

۲۴۔ قَالَ عَلِیٌّ (علیہ السلام):

اَلشَّرَفُ بِالْهِمَمِ الْعَالِيَةِ

امام علی (علیہ السلام) نے فرمایا:

انسان کی فضیلت و بزرگی بلند ارادے

---

۲۱۔ تحف العقول، ص ۱۹۔ ۲۲۔ میزان الحکمۃ، ج ۶، ص ۱۴۱۔

۲۳۔ بحار الانوار، ج ۲، ص ۸۲۔ ۲۴۔ غرر الحکم، ص ۸۷۔

لَا بِالرِّمَمِ الْبَالِيَةِ.

اور پختہ عزم سے ہے نہ پرانی ہڈیوں میں۔ (یعنی پدرم سلطان بود)۔

۲۵۔ قَالَ عَلِيٌّ (علیہ السلام) كَفَىٰ بِالْمَرْءِ جَهْلاً أَنْ لَا يَعْرِفُ قَدْرَهُ.

امام علی (علیہ السلام) نے فرمایا: انسان کی جہالت کے لئے (بس) اتنا کافی ہے کہ وہ اپنی قدر نہ جانتا ہو۔

۲۶۔ قَالَ الصَّادِقُ (علیہ السلام): إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ بِمَنْزِلَةِ كَفَّتَيِ الْمِيزَانِ كُلَّمَا زِيدَ فِي إِيمَانِهِ زِيدَ فِي بَلَائِهِ.

امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: مؤمن ترازو کے پلڑے کی مانند ہے، جتنا ایمان بڑھتا جائے گا اتنی ہی آزمائش بڑھتی جائے گی۔

۲۷۔ قَالَ الْبَاقِرُ (علیہ السلام): كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غَيْرَ ثَلَاثِ عَيْنٍ عَيْنٌ سَهَرَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَيْنٌ فَاضَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَ عَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ.

امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: قیامت کے دن سوائے تین آنکھوں کے ہر آنکھ روئے گی۔

(i) وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں بیدار رہی،

(ii) وہ آنکھ جو خوفِ خدا سے آنسو بہاتی رہی، اور

(iii) وہ آنکھ جو محارم سے اپنے آپکو بچاتی رہی۔

۲۵۔ نہج البلاغہ خطبہ ۱۰۲۔ ۲۶۔ بحار، ج ۶۷، ص ۲۱۰۔ ۲۷۔ بحار، ج ۷۳، ص ۱۹۵۔

۲۸۔ قَالَ زَیْنُ الْعَابِدِیْن (علیہ السلام): اِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ! مَنْ یَقْتَدِیْ بِسُنَّۃِ اِمَامٍ وَ لَا یَقْتَدِیْ بِاَعْمَالِہٖ۔

امام زین العابدین (علیہ السلام) نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ ناپسندیدہ وہ ہے جو کسی امام کی سُنّت کو تو مانتا ہو (لیکن) اس پر عمل پیرا نہ ہو۔

۲۹۔ قَالَ الْبَاقِرُ (علیہ السلام): اِنَّ قَلْبًا لَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ مِنَ الْعِلْمِ کَالْبَیْتِ الْخَرَابِ الَّذِیْ لَا عَامِرَ لَہٗ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: وہ دل جس میں علم نہیں ایسے برباد گھر کی مثل ہے جسے کوئی آباد کرنے والا نہ ہو۔

۳۰۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اَحِبُّوا الصِّبْیَانَ وَ ارْحَمُوْهُمْ وَ اِذَا وَعَدْتُمُوْهُمْ فَفُوْا لَهُمْ فَاِنَّهُمْ لَا یَرَوْنَ اِلَّا اَنَّکُمْ تَرْزُقُوْنَهُمْ۔

رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: بچوں سے محبت و پیار کرو۔ ان پر مہربانی کرو اور جب ان سے کوئی وعدہ کرو تو اسے پورا کرو۔ کیونکہ وہ تمہیں ہی اپنا رازق سمجھتے ہیں۔

۳۱۔ قَالَ الْحُسَیْنُ (علیہ السلام): کِتَابُ اللّٰہِ عَلٰی اَرْبَعَۃِ اَشْیَاءَ: عَلَی الْعِبَارَۃِ وَ الْاِشَارَۃِ

امام حسین (علیہ السلام) نے فرمایا: کتاب اللہ چار چیزوں پر مشتمل ہے عبارت (ترجمہ)، اشارات، لطائف اور

۲۸۔ بحار الانوار، ج ۷۸، ص ۱۳۸
۲۹۔ ایضاً، ج ۱، ص ۱۸۲۔
۳۰۔ رسائل ج ۱۵، ص ۱۳۶۔
۳۱۔ بحار الانوار، ج ۹۲، ص ۲۵۔

وَاللَّطَائِفِ وَالْحَقَائِقِ فَالْعِبَارَةُ لِلْعَوَامِ وَالْاِشَارَةُ لِلْخَوَاصِ وَ وَاللَّطَائِفُ لِلْاَوْلِيَاءِ وَالْحَقَائِقُ لِلْاَنْبِيَاءِ.

حقائق۔ عبارت عوام کے لئے، اشارات خاص لوگوں (علماء) کے لئے، لطائف اولیاء کے لئے اور حقائق انبیاءؑ کے لئے۔

۳۲۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ):

اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمُدَارَاةِ النَّاسِ كَمَا اَمَرَنِیْ بِاَدَاءِ الْفَرَائِضِ

رسول اکرم (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے فرمایا:

میرے رب نے مجھے فرض کی ادائیگی کی طرح لوگوں کے ساتھ مدارات (اچھا سلوک رو رعایت) کرنے کا حکم دیا ہے۔

۳۳۔ قَالَ عَلِیٌّ (عَلَیْہِ السَّلَام):

.... اِنَّ الْمَرْءَ مَخْبُوْءٌ تَحْتَ لِسَانِہٖ۔

امام علی (علیہ السّلام) نے فرمایا:

آدمی اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

۳۴۔ قَالَ الصَّادِقُ (عَلَیْہِ السَّلَام):

المؤمن اخو المؤمن عینه و دلیله لا یخونه ولا یظلمه ولا یغشه ولا یعده فیخلفه.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مومن مومن کا بھائی ہوتا ہے جہاں کہیں بھی ہو اس سے حجت بازی نہیں کرتا اس سے خیانت نہیں کرتا، اس پر ظلم نہیں کرتا اسے دھوکہ نہیں دیتا وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

۳۵۔ قَالَ عَلِیٌّ (عَلَیْہِ السَّلَام):

امام علی (علیہ السّلام) نے فرمایا:

---

۳۲۔ وسائل، ج ۵، ص ۵۴۰۔ ۳۳۔ نہج البلاغۃ الحکم ۳۹۴۔
۳۴۔ بحار الانوار، ج ۷۴، ص ۲۶۸۔ ۳۵۔ میزان الحکمۃ، ج ۱، ص ۳۳۔

اَحْوَالُ الدُّنْيَا تَتَّبِعُ الْاِتِّفَاقَ وَ اَحْوَالُ الْاُخِرَةِ تَتَّبِعُ الْاِسْتِحْقَاقَ.

دنیا کے حالات اتفاقات کے تابع ہیں اور آخرت کے احوال اللہ کے فضل وکرم کے تابع ہیں۔

۳۶۔ قَالَ عَلِیٌّ (علیہ السلام):
اِعْمَلْ لِدُنْيَاكَ كَاَنَّكَ تَعِيْشُ اَبَداً وَ اعْمَلْ لِاٰخِرَتِكَ كَاَنَّكَ تَمُوْتُ غَداً.

امام علی (علیہ السلام) نے فرمایا:
دنیا کے لئے کام کرو گویا تم نے اس میں ہمیشہ رہنا ہے اور آخرت کے لئے عمل کرو گویا تم نے کل مر جانا ہے.

۳۷۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم):
اَقَلُّ مَا يَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَخٌ يُوْثَقُ بِهٖ اَوْ دِرْهَمٌ مِنْ حَلَالٍ.

رسولِ اکرم (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) نے فرمایا:
آخری زمانے میں باوثوق بھائی یا رزقِ حلال سے زیادہ ناپید کوئی شئ نہیں ہوگی.

۳۸۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم)
مَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ فَهُوَ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ وَ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِهٖ.

رسولِ اکرم (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) نے فرمایا:
جو شخص نیکی کی دعوت دے اور برائی سے روکے وہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ اور اس کے رسولؐ کا جانشین ہے.

---

۳۶۔ مستدرک الوسائل، ج ا، ص ۱۸۔ ۳۷۔ بحار الانوار، ج ۷۸، ص ۲۵۱۔
۳۸۔ مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۳۰۸۔

٣٩۔ قَالَ عَلِیٌّ (علیہ السّلام)

اَلْغِیْبَۃُ جُھْدُ الْعَاجِزِ.

امام علی (علیہ السّلام) نے فرمایا:

کمزور کا یہی زور چلتا ہے کہ وہ پیٹھ پیچھے برائی کرے۔

٤٠۔ قَالَ عَلِیٌّ (علیہ السّلام):

یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی فِیْھِمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ وَ مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ، وَ مَسَاجِدُھُمْ یَوْمَئِذٍ عَامِرَۃٌ مِنَ الْبِنَاءِ وَ خَرَابٌ مِنَ الْھُدٰی سُکَّانُھَا وَ عُمَّارُھَا شَرُّ اَھْلِ الْاَرْضِ مِنْھُمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَ اِلَیْھِمْ تَاْوِی الْخَطِیْئَۃُ یَرُدُّوْنَ مَنْ شَذَّ عَنْھَا فِیْھَا وَ یَسُوْقُوْنَ مَنْ تَاَخَّرَ عَنْھَا اِلَیْھَا .......

امام علی (علیہ السّلام) نے فرمایا:

لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جب ان میں صرف قرآن کے نقوش اور اسلام کا نام رہ جائے گا۔ اس وقت ان کی مسجدیں عمارت کے لحاظ سے آباد اور ہدایت کے اعتبار سے برباد ہوں گی۔ ان میں ٹھہرنے والے اور انہیں آباد کرنے والے اہلِ زمین میں سے بدترین افراد ہوں گے، وہ فتنوں کا سرچشمہ اور گناہوں کا مرکز ہوں گے، جو ان فتنوں سے منہ موڑے گا انہیں ان فتنوں کی طرف پلٹائیں گے اور جو قدم پیچھے ہٹائے گا انہیں ان کی طرف دھکیل کر لائیں گے۔

تمّت الاحادیث الاربعون، و الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علی محمّد وآلہ الطاھرین

الاحقر محی الدّین کاظم

٣٩۔ نہج البلاغۃ الحکم ٤٦١ ٤٠۔ ایضاً، الحکم ٣٦٩

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# جب جلال آباد جل رہا تھا

تحریر

عالم مجاہد فاضل نوجوان مولانا غلام حسین انجم دینوری گلگت

صدر وفاق علماء شیعہ پاکستان ضلع گلگت

ناشر

وفاق علماء شیعہ پاکستان ضلع گلگت

# انتساب

حق کے لئے جان دینا کتابِ حسینی کا پہلا درس ہے ۔ آقائی شیخ جہانگیر حسینی شہید اور شیخ ناصر عباس نوری شہید نے حق کی خاطر جان دے کر آنے والے وقت میں مکتب شیعہ کے افراد اور علماء کے لئے نشان منزل چھوڑا ہے ۔ میں اپنی اس کاوش کو ان دو روحانیوں کے نام منسوب کرتا ہوں ۔

ع

خدا رحمت کند آں عاشقانِ پاک طینت را

جب جلال آباد، ٹبکور، بونجی، شوت، سکوار، ثنکیوٹ، شروٹ اور برلی کے مکین اپنے آباد گھروں سے بے سروسامانی کے عالم میں حسرت و یاس کے ساتھ پناہ کی تلاش میں دوسرے گاؤں کی طرف ہجرت کرنے لگے تو ان آباد اور شاداب بستیوں سے دھوئیں کے کالے بادل اٹھ اٹھ کر گلگت کے اونچے اونچے پہاڑوں سے ٹکرا کر آسمان کی وسعتوں میں یک رنگ و آسمان ہو رہے تھے اور ساتھ ہی ان بستیوں کے مکینوں کی دلدوز آہیں بھی اسی فضائے بسیط میں پھیل رہی تھیں اس دلدوز اور ہیبت ناک منظر کو دیکھ کر میں مسلمانوں کی عظمت رفتہ اور اسلام و قرآن کی حقانیت کے دعویداروں پر نوحہ کناں تھا اس ظلم و بربریت کے نظارے نے مجھے گلگت کے تاریخی اور جغرافیائی پس منظر میں دھکیل دیا۔ پندرہ سال کشمیر میں "ناصی کتاب"، جو تقریباً ستر سال قبل لکھی گئی ہے کا انگریز مصنف اس خطہ بے نظیر کے جغرافیائی اور سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس وقت یہ علاقہ دنیا کا خوبصورت اور پرامن ترین گوشہ ہے لیکن کتاب کے آخر میں جغرافیائی اور سیاسی طور پر آنے والے دور میں دنیا کا خطرناک ترین گوشہ شمار کیا ہے کیونکہ یہ علاقہ صرف بلند و بالا پہاڑوں کے درمیان ہی گھرا ہوا نہیں بلکہ یہ خطہ چار حکومتوں کے درمیان بھی گھرا ہوا ہے۔ مغرب کی طرف کمیونسٹ ملک روس واقع ہے جو واخان کی ۳۰ سو میل لمبی اور تیس میل چوڑی پٹی کے ذریعہ شمالی علاقہ جات سے ملا ہوا ہے۔ مشرق کی طرف سیکولر ملک ہندوستان ہے جو آزاد کشمیر سے لے کر بلتستان اور نگر تک پہاڑی دروں کے ذریعہ ملا ہوا ہے جو آئے دن سیاچین میں پنجہ آزمائی کر رہا ہے۔ نیز دنیا کا

ساتواں عجوبہ شاہراہ ریشم کو کنٹرول میں رکھنے کی خاطر مختلف مقامات پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ جنوب مغرب کی طرف ملک افغانستان واقع ہے جو چترال کی وجہ سے بہت کم فاصلہ پر واقع ہے اور چترال سے شاہراہ ریشم دور نہیں ہے، آئے دن چترال کے اطراف سے گولہ باری ہوتی رہتی ہے شمال مغرب میں کمیونسٹ ملک چین واقع ہے۔ دوستی کی بنا پر ہم چین پر اعتماد رکھ سکتے ہیں۔ لیکن بین الاقوامی حالات کے بدلنے میں وقت نہیں لگتا۔ ان جغرافیائی اور سیاسی عوامل کی بنا پر صاحب کتاب نے شمالی علاقہ جات گلگت و بلتستان کو دنیا کا خطرناک ترین گوشہ قرار دیا ہے۔ اور صاحب کتاب کا یہ تجزیہ بالکل درست ہے۔ ان پہاڑوں کے باسیوں نے جنگ آزادی گلگت و بلتستان کے موقع پر وحدت کلمہ کی خاطر جنگ کی اور نہایت بے سرو سامانی کے عالم میں ایمان کے جذبے سے ڈوگرہ راج کو نکال باہر کیا یہ اتحاد عظمت اسلام اور عظمت قرآن کی خاطر تھا اس جنگ کے پس منظر میں بھی کچھ عوامل کارفرما تھے یعنی ہندو جماعت کانگریس کے حامی لوگ اس خطۂ شمالی میں علماء اور مذہب کے نام سے کام کر رہے تھے۔ دیوبندی مکتب فکر کے علماء اور دانشور کانگریس کے حامی تھے، اس انقلاب سے خوش نہ تھے، اب بھی مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا حسین احمد مدنی کے بیانات جنگ آزادی پاکستان کے بارے میں سنا رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک طبقہ ایسا پیدا ہوا جس نے مذہب کے نام پر اور عظمت صحابہ کے نام پر برسر آنے والی انتظامیہ اور سنی عوام کو مشتعل کرنے کی کوشش کی نہ صرف سنی عوام بلکہ کفر کے فتویٰ بازی سے شیعہ عوام کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کی مکتب شیعہ سے تعلق رکھنے والے کسی کلمہ گو کو کافر کہنے کے حق میں نہیں نہ کسی جاہل کے کفر فتویٰ سے مشتعل ہوتے ہیں کیونکہ قرآن کا حکم ہے کہ جب جاہل تم سے بات کرے تو ان کو سلام کہو، سواد اعظم کے نام سے کانگریس نواز افراد اس شمالی خطہ میں سرگرم عمل ہیں، شیعوں کے خلاف فتویٰ اور عزاداری کے خلاف ابھارنا ہر آنے والی

متعصب انتظامیہ کی مدد سے ہوتا رہتا ہے کیونکہ اس اشتعال انگیزی سے انتظامیہ کو "لڑاؤ اور حکومت کرو" کا موقعہ ملتا ہے اور اس اشتعال انگیزی کے صلہ میں انتظامیہ ان کو نوازتی رہی ہے ہر انتظامی مشینری اپنے منتظم کی تابع ہوتی ہے، اگر منتظم متعصب اور غیر عادل ہو تو معاشرہ زہر آلود ہو جاتا ہے۔ جب معاشرہ بگڑ جائے تو افراد اور اقوام اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

۱۹۴۸ء کے بعد کانگریس نواز افراد نے اس گوشہ امن میں کیسے کیسے گل کھلائے ہر باشعور فرد جانتا ہے۔ اس موضوع پر اگر بحث کی جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گی۔ نیرنگی سیاست دوراں کو دیکھیئے۔ منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے۔ شمالی علاقہ جات میں رونما ہونے والے واقعات میں سے صرف چند کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

"جب جلال آباد جل رہا تھا" کے عنوان سے پیش خدمت ہے۔ جناب بھٹو مرحوم کے دور حکومت میں رہا تھا۔ متعصب انتظامیہ نے کانگریس نواز افراد سے مل کر جلوس حسینی کو روکنے کی کوشش کی۔ انتظامیہ اور سواد اعظم کے دعویداروں کی ملی بھگت سے سرحدوں کے محافظ جوانوں کو مشین گنوں اور مارٹر گنوں سے لیس سر اور پاؤں سے ننگے ماتمداروں کے مقابل میں لا کھڑا کیا۔ لیکن صبر کے پیغمبر حسینؑ کے حبداروں نے صبر کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اور پرامن طریقے سے جلوس عزا کو منزل مقصود کی طرف رواں دواں کر دیا یہ ایک خطرناک منصوبہ تھا جو ناکام ہوا۔

یہ منصوبہ کیوں بنایا گیا تھا؟

یہ بھی ایک داستان ظلم اور عبرت ہے پھر ۱۹۸۰ء میں مقامی متعصب انتظامیہ نے جلوس چہلم میں مداخلت کر دی تاکہ نواسۂ رسول کے چہلم کا جلوس نہ گذرے انتظامیہ کی بے جا مداخلت اور فائرنگ سے ایک جوان علی محمد شہید ہوا۔ اس شہید کے خون ناحق نے حسینی چہلم کے جلوس کا راستہ ہمیشہ کے لئے متعین کر دیا۔ تیسری

دفعہ سواد اعظم کے کانگریسی گماشتوں نے انتظامیہ سے ساز باز کر کے پاک فوج کی موجودگی میں مسجد کو مورچہ بنا کر جلوس عاشورہ پر فائرنگ کی جس سے ۳۶ ماتمی زخمی ہوئے۔ گولیوں کی بوچھاڑ میں حسینی مشن کا یہ قافلہ علیؑ کی بیٹی شریکۃ الحسینؑ حضرت زینبؑ کی دعاؤں اور تمناؤں کے صدقے میں قائم و دائم اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہا۔ اس سانحہ کے بعد صدر مملکت جنرل ضیاء الحق صاحب نے اس تنازعہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا لیکن شر پسند لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے ہر مرتبہ اسلام کے دعویدار مولوی جن کو خود اپنے عقائد کا پتہ نہیں۔ عقائد شیعہ اثنا عشریہ کو موضوع بحث بنا کر فتوی بازی اور گالی گلوچ کرتے رہتے ہیں لیکن ہم نے اسلام کے سنہری اصول اپنا کر صبر سے کام لیا ہے۔ صبر کی بھی حد ہو گئی کہ عبادت خانوں کو بھی جلانے لگے ہیں۔ چلاس کی مسجد جلی، انسٹیوٹ کی مسجد جلی، مسجد کسی کی جاگیر نہیں یہ خدا کا گھر ہے اسلام کے نام پر یہ سب کچھ ہوا۔

قرآن اور عبادت خانوں اور جماعت خانوں کو جلانا یہ کونسا اسلام ہے اور کون سی سنت ہے۔ یہ حرکت نجدی ٹولے نے شیعوں کے خلاف ہی نہیں کی بلکہ پاکستان کے خلاف سازش ہے۔ عقائد شیعہ میں خلفاء اسلام کی قدر و منزلت ضروری ہے لیکن شیعوں کو بدنام کرنے کی خاطر بانی انقلاب اسلامی خمینی بت شکن کے خلاف غلط فتوے منسوب کر کے ان کے خلاف چاکنگ کروائی گئی۔ نیز اتحاد بین المسلمین کو پارہ پارہ کرنے کی خاطر خلفائے اسلام کے خلاف نعرے لکھوائے گئے ایک ہی فرد نے خمینی اور خلفاء کے خلاف لکھ کر فضاء کو مکدر کر دیا ہے کیونکہ لکھنے والے کا خط ایک تھا۔ اس علاقے میں بہت ساری ایجنسیاں حکومت کو پل پل کی خبریں دیتی ہیں لیکن اس ناپاک سازش کی خبر نہ ہونا عجیب لگتا ہے

ہم نے مطالبہ کیا تھا کہ حکومت ان لوگوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے۔ یسین کی سنی مسجد کو شہید کرنے کی سازش کی گئی اس میں ایک مقامی سنی ملوث تھا جو گرفتار ہوا۔

تفتیش سے مزید انکشافات ہوئے اس علاقے میں جو کچھ ہوا ہے ایک سازش کے تحت ہوا ہے۔ ان سازشوں کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے ہم ان حرکات کی مذمت کرتے ہیں

۱۳ مئی ۱۹۸۸ء کو یوم القدس منایا گیا جس میں شیعہ اور سنی علماء اور مقررین نے تقریریں کیں۔ جلوس نکلا استعمار کا پتلا جلایا گیا اور دعائے وحدت کے بعد سب لوگ نماز جمعہ کی خاطر مسجدوں میں چلے گئے نماز جمعہ کے بعد اوشنکہ منداس سے آئے ہوئے بچوں کا ایک ٹولہ ٹریکٹروں پر واپس گاؤں جا رہا تھا اسی دوران کرنل حسن خان بازار میں لڑکوں کا ایک جلوس محلہ کنشرٹ سے جانے والی شاہراہ پر سے گذر رہا تھا جلوس والوں نے ٹریکٹر پر جانے والوں کو روکا اور ان پر پتھراؤ کیا جس سے فریقین میں تصادم ہوا اس تصادم میں ایک ڈی۔ ایس۔ پی کی ٹانگ میں گولی لگی جو ایف۔ سی نے چلائی تھی یہ تصادم بھی ایک منصوبے کے تحت کرایا گیا تھا۔ عید الفطر کے موقع پر منافرت پھیلا کر حملے کا بہانہ تلاش کیا جا رہا تھا لیکن چاند ثابت ہونے پر فقہ جعفریہ کے ماننے والوں نے ۱۷ مئی کو عید منائی۔ ایک دن قبل عید منانے کی وجہ سے سازش کرنے والوں نے عید منانے والوں پر حملے شروع کر دیئے

۱۸ مئی کو جب حکومتی سطح پر عید منائی گئی تو گلگت شہر سے ۴۰ کلو میٹر دور پڑی بنگلہ میں حملہ آوروں کا اجتماع شروع ہو چکا تھا اور مقامی جامع مسجد کا خطیب عید کے خطبے میں جہاد کے لئے ابھارتا رہا اور شیعوں کے خلاف فتویٰ بازی پر مشتمل اشتعال انگیز تقریریں ہوئیں۔ اس سازش کو آخری شکل دینے کی خاطر سابق وزیر امور کشمیر و شمالی علاقہ جات سید قاسم شاہ ۱۴ تا ۱۶ مئی ۸۸ء تک گلگت میں بنفس نفیس ڈیوٹی کرتا رہا۔ اس سازش کے نتیجہ میں جگلوٹ۔ چلاس، کومیلہ، کوہستان اور سرحد سے بعض قبائل اور افغان پناہ گزین جن کا تعلق حکمت یار گروپ سے تھا لشکر کی شکل میں ٹرکوں اور گاڑیوں کے ذریعے مناور اور جھموگرڑھ میں جمع ہو رہا تھا تعجب کا مقام یہ ہے کہ اتنا بڑا لشکر چار ضلعوں

کو عبور کر کے مناور آرہا ہے لیکن مقامی انتظامیہ کو معلوم نہیں اور حکومتی ایجنسیاں جن پر بھاری خرچہ ہوتا ہے بے حس بیٹھی ہیں۔

۱۹ مئی کو ہی ایک لشکر جگوٹ نامی گاؤں پر حملہ آور ہوا، لوگوں کو زبردستی سنی بنا کر جان و مال اور ناموس کا تحفظ فراہم کیا لیکن امام بارگاہوں کو جلایا اور گرایا۔ لشکر جب مناور گاؤں میں داخل ہوا تو مناور کے چالیس گھروں پر مشتمل شیعہ آبادی، لشکریوں اور مقامی سنی آبادی جو اکثریت میں ہے یرغمال بن کر رہ گئے۔ یہاں پر بھی گھر بار مال و اسباب لوٹا گھروں کو اکھاڑا ۱۱ امام بارگاہوں کو جلایا۔ اس ہنگامے میں ۱۷ افراد شہید ہوئے جن میں دو علماء بھی تھے یعنی آقای شیخ جہانگیر حسین قمی، سابق اہلسنت اور شیخ ناصر عباس نوری بھی شامل ہیں۔ گٹامسر کے مقام پر مورچہ بند ہو کر سکوار پر حملہ کر رہے تھے۔ مقامی آبادی نے انتظامیہ کی بے حسی کو دیکھ کر جوانوں نے گاؤں سے نکل کر حملہ آوروں سے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ جدید ہتھیاروں سے لیس لٹیروں کے ساتھ ۵۲ گھنٹے جنگ کی اگر کوئی غیر جانبدار مورخ اس جنگ کی روئیداد لکھنے لگے گا تو سکوار کا دفاع کرنے والے مجاہدین کی داستان شجاعت سنہرے حروف سے لکھے گا یہ دفاعی جنگ مزید بھی ہوتی لیکن مقامی انتظامیہ کی غداری کی بناء پر ایف سی اور پولیس فورس کے جوان متحارب گروپوں کے درمیان آگئے اور جنگ بند کرنے کا اعلان لاؤڈ سپیکر پر کیا۔ اور دفاع کرنے والوں کو دفاع سے روک کر پیچھے ہٹایا لیکن سازش کے تحت حملہ آوروں کو سکوار گاؤں میں داخل ہونے کا موقعہ فراہم کیا اور رات کی تاریکی میں امن و امان برقرار رکھنے والے اداروں کی موجودگی میں سکوار گاؤں میں داخل ہو کر لوٹ مار گھیراؤ اور جلاؤ شروع کیا امام بارگاہ جل گئی۔ اس دفاعی جنگ میں محاذ جنگ پر ۹ جوانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ مکتب اور اپنی ناموس کی خاطر پیش کیا۔ اس ناپاک سازش میں حملہ کے چھ دن مقرر تھے۔ ایک گاؤں میں ۵۲ گھنٹے اتنے بڑے لشکر کا حملہ روک کر

کشتوں کے پشتے لگا دیئے گئے تو دیگر جگہوں میں کیا ہوتا۔
سابق وزیر سید قاسم شاہ ہیلی کاپٹر پر جلاس گیا اور ان کو چھ دن کا حملہ یاد دلایا اور ۲۴ تاریخ تک کی ذمہ داری کو قبول کیا۔ تب یہ لشکر سکوار کے محاذ سے پسپا ہو کر جلال آباد کی طرف روانہ ہوا۔ حملہ آور لشکر عالم پل اور جھموگرڑھ کے راستے سے جلال آباد پر حملہ آور ہوا۔ اس حملہ میں جھموگرڑھ کی مقامی آبادی بھی شامل تھی۔ جلال آباد کے جوانوں نے صلح کے نام سے دھوکا کھایا تھا۔ جھموگرڑھ اور جلال آباد کی حدبندی پر حملہ آوروں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اس دوران معززین اور منتخب نمائندوں نے وزیر امور کشمیر اور ایڈمنسٹریٹر شمالی علاقہ جات کو جلال آباد کی سنگین صورتحال سے باخبر کیا اور بار بار اس اندھا دھند حملہ کو بند کرانے کو کہا لیکن وزیر مذکور اور انتظامیہ نے بہانوں سے ٹال دیا۔
لشکریوں کا ایک حصہ جھموگرڑھ کے اوپر ٹیکور نامی گاؤں کی طرف بڑھا۔ اس وقت آبادی سے لوگ گھروں کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ صرف دو تین افراد جو معذور تھے رہ گئے تھے۔ لشکریوں نے چالیس گھرانوں پر مشتمل گاؤں کو خاکستر کر دیا۔ ایک شخص زخمی ہوا، اور ایک قیدی بنا جو بعد میں واپس آگیا۔ ٹیکور کی آبادی جلال آباد کے اوپر پہاڑ پر واقع ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں لشکری جب جلال آباد پر حملہ کر رہے تھے اس وقت امریکہ زندہ باد، سعودی عرب زندہ باد، سید قاسم شاہ زندہ باد اور کرنل عزیز زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ جلال آباد میں جانبازوں نے مختصر اور معمولی ہتھیاروں سے ہزاروں کی تعداد میں لشکریوں سے پورے چھتیس گھنٹے مقابلہ کیا۔ وائرلیس اور مشین گنوں سے لیس حملہ آور جلال آباد میں داخل ہونے میں کامیاب نہیں ہو سکے لیکن پولیس اور ایف سی کے کمانڈروں نے مدافعین کو یقین دلایا کہ اب ہم آ رہے ہیں تم پیچھے ہٹو، ہم ان کو سنبھالتے ہیں۔ ایک گھنٹہ کے اندر پولیس اور ایف سی کی کارروائی کا اندازہ ہوا۔ لوگوں نے آبادی سے انسانی جانوں کا انخلاء شروع کر دیا۔ عورتیں، بچے اور بڑے۔ بوڑھے جلال آباد

سے نکل رہے تھے۔ پولیس ایمونیشن کی کمی کا بہانہ بنا کر جلال آباد چھوڑ کر باہر نکل گئیں۔ ایف سی والوں نے بھی کچھ گولیاں ہوا میں فائر کرنے کے بعد باقی ماندہ کارتوس چھوڑ کر جلال آباد سے نکل گئے۔ جلال آباد کا دفاع کرنے والے جوان امن بحال کرنے والے اداروں یعنی پولیس اور ایف سی کی تعین دہانی پر مورچے چھوڑ کر پیچھے ہٹے ہوئے تھے۔ تب اشارہ پا کر حملہ آور جلال آباد میں داخل ہو گئے۔ گاؤں میں داخل ہو کر لوٹ مار اور جلاؤ کا بازار گرم کر دیا۔ مال مویشی ہانک کر لے گئے۔ جو رہ گئے ان کو گولیوں سے ہلاک کر دیا گاؤں میں غلطی سے یا معذوری کی بناء پر یا دفاعی توازن کی خرابی کی بناء پر رہ جانے والوں کو گولیوں کا نشانہ بنا کر ان کی لاشوں کو تیزاب سے بگاڑ دیا تھا۔ اس مقام پر میدان دفاع میں ۱۵ مجاہد شہید ہوئے اور دیگر چالیس افراد لقمۂ اجل بن گئے۔ ان شہیدوں میں ایک عورت کے علاوہ ہر عمر کے لوگ شامل تھے۔ یہ یقینی بات ہے کہ حملہ آور ہمیشہ زیادہ نقصان اٹھاتا ہے۔ اس لئے حملہ آوروں کا جانی نقصان ہوا۔

یہ خداوند کریم کا کرم تھا کہ حملہ آور اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے ورنہ چھ دن کا حملہ گھناؤنا منصوبہ تھا جو ایک ذمہ دار وزیر اور انتظامیہ کی سازش سے تیار کیا گیا تھا اور ایک فوجی کرنل عبدالعزیز بھی اس سازش میں شامل تھا اسلام کے نام پر استکباری طاقتوں کی ایماء پر یہ خطرناک ڈرامہ کھیلا گیا۔ اس کھیل میں صرف جلال آباد ہی نشانہ نہیں تھا بلکہ یہ ایک خطرناک منصوبہ تھا۔ جو ناکام ہوا۔ وقت گذرنے کے ساتھ اصلی خدوخال واضح ہوں گے۔ اس واقعہ فاجعہ میں ۳۹ مساجد ۱۳ امام بارگاہیں اور ۱۲۰۰ کے قریب قرآن کے نسخے جلائے گئے۔

ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اس دوران میں پوری گلگت چھاؤنی اور ایف سی این اے فوج سے خالی تھی۔ خدانخواستہ اگر کوئی دشمن حکومت حملہ کرتی تو کوئی روکنے والی فوج نہیں تھی حملہ آوروں کا ایک بڑا حصہ عالم پل سے گذر کر ہیراموش اور بلتستان

کی طرف پیش قدمی کرتا ہوا عنصر کیمپ جو بلتستان کے راستے میں ہیرا موش کے پہلے سرے میں واقع ہے۔ اس فوجی کیمپ کے اوپر "شوتہ" گاؤں آبادی ہے، یہ کیمپ بھی فوجیوں سے خالی تھا۔ ہیرا موش کی آبادی پہاڑوں میں چھوٹی چھوٹی آبادیوں پر مشتمل ہے اس ناگہانی لشکر کشی سے بے خبر تھی۔ اچانک معلوم ہوا کہ ہیرا موش پر حملہ ہوا ہے تو جوانوں کا ایک مختصر دستہ دفاع کے لئے نکلا، سامنے سے اور دریا پار بونجی کی طرف سے ہونے والے حملے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ایک یادگار دفاع کیا۔ ہزاروں کی تعداد میں لشکر نے پہاڑ کو عبور کر کے اوپر کی طرف سے حملہ آور ہو کر "شوتہ" نامی گاؤں (جو ۴ گھرانوں پر مشتمل ہے) کو آگ لگائی تو تب روندو بلتستان تک یہ خبر پہنچی تو جوانوں کی آمد شروع ہوئی اور "کھات" نامی آبادی میں حملہ آوروں کو روکا گیا اور لاتعداد حملہ آور مارے گئے ایک عینی مشاہد جو غیر جانبدار تھا نے بتایا جنگ ختم ہونے کے بعد پہلی گاڑی جو ہیرا موش گئی وہ میری گاڑی تھی، مقپون شواران سے کھات تک شاہراہ بلتستان خون سے رنگین تھی۔ اس محاذ پر ۱۱ جوان شہید ہوئے اور تین معمولی زخمی ہوئے۔ جب "شوتہ" گاؤں کے مہاجر سکردو پہنچے تو بلتستان میں ایک ہنگامہ برپا ہوا، اور مجاہدین برابر محاذ جنگ پر روانہ ہونا شروع ہوئے پورا بلتستان بیدار ہوا۔ مناسب اسلحہ اور جوان ہیرا موش پہنچنا شروع ہوئے، ایک مجاہد کمانڈر کا کہنا تھا اگر سکردو کی کمک دو گھنٹہ پہلے آجاتی تو حملہ آوروں کو عالم پل سے پیچھے تک دھکیل دیتے۔ جب معلوم ہوا کہ بلتستان بھی محاذ جنگ میں پہنچ گیا ہے تب این، ایل، آئی کے جوان حملہ آوروں کو روکنے اور امن وامان قائم کرنے کے لئے ہیرا موش کی طرف روانہ ہوئے۔ اس سے قبل کہ مجاہدین حملہ شروع کرتے، شوتہ نامی گاؤں کے اوپر سے ایک ہیلی کاپٹر پرواز کرتا ہوا شاہراہ بلتستان پر حملہ آوروں کے اوپر سے گذر کر واپس ہوا تب لشکری پسپا ہونا شروع ہوئے کیونکہ اسی ہیلی کاپٹر نے ان کو خطرے سے آگاہ کیا تھا، بونجی نامی گاؤں

قدیم فوجی چھاؤنی کے گرد واقع ہے۔ اور جگلوٹ کیمپ سے دریا پار اس گاؤں میں شیعوں کے صرف ۴۵ گھر آباد ہیں جو قدیم زمانے سے بھادری کا تعاون اور فوجی چھاؤنی کے ناطے پرسکون زندگی گذار رہے تھے۔ جب ۱۸ مئی کو لشکریوں کا ایک گروہ اس آبادی میں داخل ہو کر لوٹ مار اور گراؤ جلاؤ شروع کیا یہاں تو نہتے لوگ اپنی برادری کا تعاون نہ پا کر فوجی چھاؤنیوں میں پناہ گزین ہوئے تو چھاؤنی کے کمانڈر کرنل عبدالعزیز نے جو رویہ ان کے ساتھ روا رکھا۔ وہ الگ داستان ہے۔

بونجی کی شیعہ برادری آبادی سے مایوس ہو کر ہجرت کر کے گلگت اور دنیور میں پناہ لئے بیٹھے ہیں۔ آئندہ ان کی زمینوں کی آباد کاری ممکن نہیں ہے۔
پڑی بنگلہ گلگت شہر سے ۳۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ جہاں چالیس گھر شیعوں کے آباد ہیں۔ ۱۸ مئی کو اس پر بھی حملہ ہوا۔ وہاں سے لوگ ہجرت کر کے گلگت اور دنیور کے عارضی مہاجر کیمپوں میں زندگی گذار رہے ہیں۔

ان یرغمالیوں میں سے دو افراد شہید ہوئے

موضع جگوٹ سنی آبادی میں گھرا ہوا ہے۔ یہ ۸۵ گھرانوں پر مشتمل ہے۔ گاؤں تین ہزار مسلح حملہ آوروں کے نرغے میں آیا۔ اور زبردستی کلمہ پڑھانے کا اعلان ہوا۔

جان اور ناموس کو تو بچایا۔ لیکن مساجد اور امام بارگاہیں منہدم کر دیئے گئے اور ابھی تک اسلام کے نام نہاد دعویداروں نے ان کو یرغمال بنائے رکھا ہے۔ یہ عمل بغیر دلیل و برہان کے ملت مسلمہ کے لئے عموماً اور خصوصاً مکتب شیعہ کے لئے رستا ہوا ناسور ہے۔

ان مسلح حملہ آوروں کا ایک دستہ گلگت کے مغرب کی طرف

سے حملہ آور ہوا۔
اس حملہ میں چھ گاؤں نشانہ بنے۔ شہر قلعہ جو گلگت سے ۴۰ کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس گاؤں کی زیادہ تر آبادی اسماعیلی برادری کی ہے۔ پچاس گھر سنی ہیں۔ ۱۲ گھر شیعہ اثنا عشری کے آباد ہیں۔

شیعوں کو یرغمال بنا کر زبردستی سنی بنانے کا اعلان کیا گیا۔ اور یہاں کی مسجد کو شہید کر دیا گیا۔ دوسرے گاؤں شکیوٹ و شردٹ ہیں۔ حملہ آوروں کا ایک گروہ مقامی سنی آبادی کی مدد سے ان گاؤں پر حملہ آور ہوا۔ مقامی لوگ گھر بار چھوڑ کر کوئی دریا پار بارگو گیا۔ اور کوئی گلگت شہر میں پناہ گزین ہوا۔ شروٹ شکیوٹ کے ۱۵۰ گھروں کو جلا کر خاکستر بنا دیا گیا۔ مساجد اور امام بارگاہ جلائے گئے۔ ایک سید زادہ سید کاظم شاہ شہید ہوا۔ اور ایک جوان ایف سی کی گولی کا نشانہ بن کر شہید ہوا۔ بارگو بالا کے مومنین نے دریا کا معلق پل جلا دیا۔ جس کے باعث حملہ آور اس گاؤں میں داخل نہیں ہو سکے۔ لیکن حملہ آوروں نے پہاڑ پر واقع ایک گاؤں ہو پے بارگو کو جلا دیا۔ اس حملے میں ایک مومن بھی شہید ہوا۔ جب جلال آباد جل گیا تو مختلف گاؤں سے مہاجرین کے قافلے جن میں بوڑھے مرد، عورتیں اور بچے شامل تھے۔ اپنا مختصر اثاثہ جو وہ اٹھا سکتے تھے ساتھ لے کر ننگے سر اور ننگے پیر شاہراہ ریشم پر غم اور غصے کا اظہار کرتے ہوئے چائنا بارڈر کی طرف نگر اور ہنزہ کی جانب رواں دواں تھے۔ اس رقت انگیز منظر کو دیکھ کر میرا ذہن مہاجرین پاکستان کی آمد پر رک گیا۔ نیز آزادی گلگت وبلتستان کی تاریخ بھی ذہن میں گھومنے لگی۔ تب میں اپنے آپ سے کہہ رہا تھا۔ کیا یہ اسلام اور بانی اسلام کے حکم کے مطابق ہوا ہے۔ یا غیر مسلموں کا یہ عمل ہے۔ جو بے گناہ لوگوں کو اپنے گھر بار چھوڑ کر نکلنے پر مجبور کیا ہے۔ کیا یہ آزادی کا ثمرہ ہے؟ اور کیا یہی وفاداری کا بدلہ ہے! میں نے جو کچھ سمجھنے کی کوشش کی تھی وہی منصوبہ حقیقت بن کر سامنے آیا

ایسی بھیانک منصوبے میں بڑے بڑوں کا ہاتھ نظر آنے لگا۔ ورنہ بھگوڑوں اور چوروں کا یہ گروہ اتنا دلیر نہ بنتا۔ اس حملے میں جنگی محاذ پہ چونتیس[۳۴] مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا۔ مجبور بوڑھے لولے لنگڑے جو آبادی میں رہ گئے تھے کل ۶۸ افراد لقمۂ اجل بن گئے۔ اور اس حملے میں ۱۲۳۰ گھرانے متاثر ہوئے جن کی تفصیل الگ ہے۔ ہم شہداء کے لواحقین کو تعزیت پیش کرتے ہوئے متاثرین سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ دنیا کے اس پُرامن گوشے کو بدترین گوشہ کیوں بنایا گیا۔ آخر اس کی کوئی وجہ تو ہوگی۔

اس ہنگامہ محشر کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔

اول اس علاقے کا ۲۸ ہزار مربع میل رقبے کو آزاد کرانے کا کوئی مقصد ہونا چاہیئے تھا۔ نیز جان و مال قربان کرنے کا کوئی مقصد تھا۔

وہ مقصد اول۔ اسلام اور قانون اسلام کی بالادستی تھی۔ اس لیئے بزرگوں نے ایک اسلامی، فلاحی ریاست کے قیام کے لیئے جنگ لڑی۔ تاکہ مسلمان اپنے مذہبی اور قانونی حقوق حاصل کر سکیں۔ اور بغیر کسی جبر کے اپنے عقائد مذہبی پر عمل کریں۔ لیکن بدقسمتی سے چالیس سال گذرنے کے بعد بھی ہم ایک فلاحی، اسلامی ریاست کے قیام کے لئے ترستے رہے۔

کیونکہ فلاحی اور اسلامی ریاست میں عوام اپنے سیاسی اور مذہبی حقوق کے مالک ہوتے ہیں۔ لیکن چالیس سال گذرنے کے بعد بھی ہم اپنے مذہبی اور آئینی حقوق سے محروم رہے۔

اس علاقہ کو ڈوگرہ راج سے آزاد کرانے میں نہ حکومت پاکستان نے ہماری مدد کی اور نہ حکومت آزاد کشمیر نے ہماری مدد کی۔

ہم نے خود بے سروسامانی کے عالم میں کلمہ لاالٰہ الاّ اللہ کی خاطر اس خطۂ شمالی کو آزاد کرا لیا اور سونے کی طشتری میں رکھ کر حکومت پاکستان کو پیش کیا، لیکن آج ہماری حکومت ہی جغرافیائی اور سیاسی بندھنوں کی وجہ سے ہمیں آئینی حقوق سے محروم رکھتی ہے جس کی وجہ سے ہم سیاسی اور مذہبی دونوں حیثیتوں سے محروم ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اسلام سلامتی اور آزادی کا مذہب ہے اور اسلام میں ہر مکتب فکر کو پوری آزادی ہے وہ اپنے مذہبی اعمال بلا روک ٹوک بجا لائے۔ البتہ ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا احترام کیا جائے۔

بدقسمتی سے گذشتہ چالیس سال سے مسلط ہونے والی ہر متعصب انتظامیہ نے اس علاقے کے اکثریتی فرقے شیعہ اثنا عشریہ اور اسمٰعیلیہ کو ان کے سیاسی اور مذہبی حقوق سے محروم کر رکھا ہے اور ایک مخصوص گروہ کو کانگریس ذہنیت کے باوجود نوازتی رہی ہے جس کی وجہ سے ایک بڑا طبقہ مایوسی کا شکار ہوتا جا رہا ہے یعنی مخصوص طبقہ منافرت بھی پھیلاتا ہے اور مراعات بھی پا لیتا ہے جس کی وجہ سے انتظامیہ کے

خلاف منافرت پھیلتی جاتی ہے۔ مرکزی حکومت سے گذارش ہے کہ وہ تحقیقات کرا کر منافرت کی اس خلیج کو ختم کرا دے۔ نیز آئینی اور مذہبی آزادی کو یقینی بنا کر عوام کو مطمئن کرا دے کیونکہ یہ منافرت امت مسلمہ کے لئے سمّ قاتل ہے۔

خدانخواستہ ایک نہ ایک دن یہ زہر پھیل کر پورے جسم کو متاثر نہ کر دے۔

**خدا اسلام و پاکستان کا حامی و ناصر ہو!**

[illegible] ۱۴ [illegible]